رسالہ
مرقع قادیانی
امرتسر
بابت دسمبر ۱۹۰۷ء
نمبر ۷　　جلد ۱

مرزا صاحب قادیانی پر میری مباہلہ کا اثر اور اُسکا اُنکو اعتراف

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں اور مرزا میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا موت کے برابر اُسکو تکلیف پہونچیگی سو الحمد للہ یہ مباہلہ مرزا صاحب ہی پر پڑا کہ اُنکا پیارا بیٹا جسکی شادی کو پندرہ روز ہی گذرے تھے ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو مر گیا۔ جس سے مرزا صاحب پر سخت غم والم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اسکی تفصیل ۱۱ اکتوبر اور ۲۲ نومبر کے اخبار اہلحدیث میں درج ہے جس صاحب نے اخبار مذکور نہ دیکھا دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر سے منگالیں ٭ امید ہے آئندہ کو مرزا صاحب کسی سے مباہلہ کی درخواست نہ کرینگے ٭

چیستان مرزا قادیان اور اُسکی حل کرنے پر مرزا صاحب کو پانسو روپیہ انعام

آج ہم یہ مضمون انعامی چیستان مرزا لکھتے ہیں اور مرزا صاحب کو ایک مہینے کی مہلت دیتے

ہیں۔ پس ہمارے مرزائی دوست جو مدتوں سے ہم پر خفا ہیں اس "چیستان مرزا" کو حل کرا کر ہم سے اپنی کشیدگی کا نعم البدل (مبلغ پانسو) پائیں۔ پس اب غور سے سنتے جائیں ؎

لو جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

مرزا صاحب ازالہ اوہام میں علامات مسیح کے شمار میں لکھتے ہیں:۔

"از انجملہ ایک یہ کہ ضرور تھا کہ آنیوالا ابن مریم الف ششم کے آخر میں پیدا ہوتا کیونکہ ظلمت عامہ اور تامہ کے عام طور پر پھیلنے کی وجہ سے اور حقیقت انسانیہ پر ایک فنا طاری ہونے کے باعث سے وہ روحانی طور پر ابو البشر یعنے آدم کی صورت پر پیدا ہونے والا ہے اور بڑے علامات اور نشان اس کے وقت ظہور کے انجیل اور فرقان میں یہ لکھے ہیں کہ اس سے پہلے روحانی طور پر عالم کون میں ایک فساد پیدا ہو جائیگا۔ آسمانی نور کی جگہ دخان لے لیگا اور ایک عالم پر دخان کی تاریکی طاری ہو جاویگی۔ ستارے گر جائینگے زمین پر ایک سخت زلزلہ آجائیگا۔ مرد جو حقیقت کے طالب ہوتے ہیں تھوڑے رہجائینگے اور دنیا میں کثرت سے عورتیں پھیل جائینگی یعنی سفلی لذات کے طالب بہت ہو جائینگے جو سفلی خزائن اور دفائن کو زمین سے باہر نکالینگے مگر آسمانی خزائن سے بے بہرہ ہو جائینگے۔ تب وہ آدم جس کا دوسرا نام ابن مریم بھی ہے بغیر وسیلہ ہاتھوں کے پیدا کیا جائیگا اسی کی طرف وہ الہام اشارہ کرتا ہے جو براہین میں درج ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے اردت ان استخلف فخلقت آدم یعنی میں نے ارادہ کیا جو اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ آدم اور ابن مریم درحقیقت ایک ہی مفہوم پر مشتمل ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ آدم کا لفظ قحط الرجال کے موقعہ پر ایک دلالت تامہ رکھتا ہے اور ابن مریم کا لفظ دلالت ناقصہ مگر دونوں لفظوں کے استعمال سے حضرت باری کا مدعا اور مراد ایک ہی ہے اسی کی طرف اس الہام کا بھی اشارہ ہے جو براہین میں درج ہے اور وہ یہ ہے:۔

ان السموٰت والارض کانتا رتقا ففتقناھما کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف یعنی زمین و آسمان بند تھے اور حقائق و معارف پوشیدہ ہو گئے تھے سو ہم نے انکو اس شخص کے بھیجنے سے کھول دیا میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں

آپ جبکہ اس تمام تقریر سے ظاہر ہوا کہ ضرور ہے کہ آخر الخلفاء آدم کے نام پر آتا اور ظاہر ہے کہ آدم کے ظہور کا وقت روز ششم قریب عصر ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ اور توریت سے بھی ثابت ہوتا ہے اس لئے ہر ایک منصف کو ماننا پڑیگا کہ وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے" (ازالہ طبع اول ص۶۹۳)

اس عبارت کا خلاصہ دو حرفہ ہے کہ مرزا صاحب دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں آئے ہیں اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ دنیا کی عمر کی بابت مرزا صاحب نے کیا لکھا ہے شکر ہے کہ اس سوال کا جواب مرزا صاحب کے ازالہ ہی سے ملتا ہے - آپ فرماتے ہیں :-

" میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں انکا نام و نشان نہیں پایا جاتا مثلاً یہ جو اس عاجز پر کھلا ہے کہ ابتداء خلقت آدم سے جس قدر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت تک مدت گذری تھی وہ تمام مدت سورۃ العصر کے اعداد حروف میں بحساب قمری مندرج ہے یعنی چار ہزار سات سو چالیس (۴۷۴۰) اب بتلاؤ کہ یہ دقائق قرآنیہ جنمیں قرآن کریم کا اعجاز نمایاں ہے کس تفسیر میں لکھے ہیں" (سبحان اللہ جل جلالہ) ازالہ طبع اول ص۳۱۱

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کی عمر (بقول مرزا صاحب) چار ہزار سات سو چالیس سال تھی - بہت خوب - اچھا ان چالیس میں تیرہ سال اقامت مکہ کے ملائے جائیں جو قبل از ہجرت تھے تو چار ہزار سات سو ترپن سال ہوئے چھ ہزار پورے کرنے کے لئے ان میں بارہ سو سنتالیس سال ملانے کی ضرورت ہے پس سنہ بارہ سو سینتالیس ہجری کو دنیا کی عمر (بقول مرزا جی) چھ ہزار پوری ہوگئی جسکو آج ۱۳۲۵ھ میں اٹھتر سال ہوئے ہیں - بہت خوب -

آئیے اب ہم اس مرحلے کو بھی طے کریں کہ مرزا صاحب کس سنہ میں مامور یا رسول ہوکر تشریف لائے ہیں - آپ اپنے ازالہ میں خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہیں - فرماتے ہیں :-

" لطیفہ - چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ

ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پوری ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے **غلام احمد قادیانی** (۱۳۰۰) اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ **العصر** کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔" ازالہ صفحہ ۱۸۵

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب سنہ ۱۳۰۰ ہجری کے خاتمہ پر تشریف لائے ہیں تو صاف ثابت ہوا کہ آپ چھٹے ہزار کو (جو بارہ سو سینتالیس ہجری کو پورا ہو چکا تھا) ختم کرکے ساتویں ہزار کے شروع میں سے ترپن سال بعد مبعوث ہوئے ہیں۔ بہت خوب چنانچہ یہی مضمون کھلے لفظوں میں آپ کو تسلیم ہے آپ رسالہ دافع البلا میں لکھتے ہیں:۔

"طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک سبب سے ہے۔ وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیشنگوئیوں کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے" دافع البلاء

اس عبارت میں مرزا جی نے صاف صاف اور کھلے لفظوں میں تسلیم بلکہ تبلیغ کیا ہے کہ میں ساتویں ہزار میں آیا ہوں۔ بہت خوب۔

(**لطیفہ**۔ مرزا صاحب کی چالاکی اور ہوشیاری کی تو ہم داد دیتے ہیں احمقوں کی گانٹھ کاٹنے کو ایسے ہوشیار ہیں کہ دنیا میں کوئی مشہور ڈاکو بھی ایسا نہ ہوگا جو گذشتہ زمانے میں کبھی گذرا ہو تو ہم باور نہیں کر سکتے ؎ ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ) +

آپ نے دیکھا کہ صرف غلام احمد کے اعداد تو ۱۱۲۴ ہوتے ہیں یہ تو بہت کم ہیں اس لئے جھٹ سے اپنے نام میں اپنے قصبہ کی نسبت کو بھی دخل کرکے اپنا پورا نام قادیانی بنایا پھر کس لطافت

سے لکھتے ہیں کہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں۔ واہ سبحان اللہ ایسا سچا الہام کہ نام میں مقامی نسبت کو بھی داخل کر کے چھڑ بنایا گیا ایسے الہام کو کون جھوٹا کہے مگر تو بھی لوگ ایسے کے ویسے ہیں کہ ایسے الہاموں پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ سچ ہے ؎

ایں کرامت ولی ماچہ عجب ✦ گربہ شاشید و گفت باراں شد

حالانکہ اسی کتاب میں آپ کسی اور مطلب کو غلام اور قادیانی سب کو چھوڑ چھاڑ اپنا نام صرف **احمد** تجویز کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنی جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا" ازالہ صفحہ ۶۷۳ (رسالہ حمامۃ البشریٰ کا خیر بھی اپنا نام میرزا **احمد** لکھا ہے)

ناظرین! اس سچ کے رنگ دیکھیے کہ گرگٹ کو ماند کرتا ہے کہیں تو پورے ۱۳۰۰ سال بتلانے کو غلام احمد میں قادیانی کا لفظ بھی بڑھاتا ہے اور کہیں آیت کا مصداق بننے کو صرف احمد بنجاتا ہے شیخ عطار مرحوم نے انہی کی شان میں کیا اچھا کہا ہے ؎

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را ✦ نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا
گر بپر گوئیش گوید اشترم ✦ ورنہی بارش بگوید طائرم

اسی لئے سعدی لودھانوی مرحوم نے کہا تھا۔ ؎

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو ✦ رسول حق باستحکام مرزا
مسلمانوں سے تجھکو واسطہ کیا ✦ پڑا کھلا نبی تمام مرزا
تو ہے اک انبیاء بعل میں سے ✦ سلف کو دے رہا دشنام مرزا

مگر افسوس کہ مرزاجی اپنی تلون مزاجی سے اسپر بھی قائم نہیں رہے ناظرین بغور سنیں آپ ازالہ

میں لکھتے ہیں:-

"اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ سو برس تک مدت ٹھہرائی ہے بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ء عدد ہیں۔ اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے" ص ۶۷۵

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ مرزاجی کا چاند ۱۲۷۴ھ ہجری کو طلوع ہوا سبحان اللہ کیا سچ ہے ۱۳۰۰ھ کو تو آپ تشریف لائے مگر لائن ڈوری شائد ۲۶ سال پہلے آگئی کیوں نہ ہو۔

انگلیاں سرو اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں * شوق سے گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اور سنئے چونکہ لوگوں نے مرزاجی کی قدر نہیں کی اس لئے مرزاجی نے ارادہ کر لیا ہے کہ سردست تشریف لیجا دیں اور ایکسو سال بعد واپس آئیں گے اور اپنے مخالفوں کو کان سے پکڑ کر سیدھا کرینگے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"اور منجملہ اُن علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں پائی جاتی ہیں وہ خدمات خاصہ ہیں جو اس عاجز کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ پر سپرد کی گئی ہیں کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اُٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسٰے سے چودال[1] سو برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اُٹھایا گیا اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسٰی کے وقت سے اُسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسٰے اور عیسٰے کے درمیان میں زمانہ تھا" (ازالہ ص ۶۹۲)

اس عبارت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مسیح موعود کے آنے کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے چودہ سو سال بعد مقرر ہے جو ۱۴۱۰ھ ہجری کو ہوگا پس بہتر ہے کہ سردست

[1] یہ بھی اردو ہے (اڈیٹر)